السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گاؤں اوردیہات میں جمعہ جائز ہے یانہیں ؟ اگر جائز ہے توکتنے آدمیوں کاہوناضروری ہے ؟ حنفی گاؤں میں جمعہ پڑھنے پراعتراض کرتے ہیں ، نیز شہر میں جمعہ کے بعد ظہر احتیاطی پڑھنے کے قائل ہیں ۔ کیاان کااعتراض اورقول ہے ؟ کیااقامۃ جمعہ کےلیے مسلمان امیر یابادشاہ کاہوناشرط اورلازم ہے جیساکہ حنفی کہتے ہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

قرآن وحدیث سے یہی ثابت ہے کہ ہرجگہ اورمقام پراقامت جمعہ درست ہےاورچھوٹے اوربڑے گاؤں کی تفریق نہیں آئی ہے کہ شہر اورقصبہ اوربڑے گاؤں میں توجائزہواورچھوٹے گاؤں میں ناجائز ہو۔ ارشاد ہے : يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ (الجمعة : 9) اور آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً : عَبْدٌ مَمْلُوكٌ، أَوِ امْرَأَةٌ، أَوْ صَبِيٌّ، أَوْ مَرِيضٌ "،، (ابوداؤد : عام نمازوں سے سوااقامت جمعہ کےلیے صرف یہ شرائط ہیں :

(1) جماعت : اورجماعت دوآدمیوں سے بھی حاصل ہوجاتی ہے ۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''الاثنان فما فوقهما جماعة،، پس دو مردسے زیادہ عددکی شرط نہیں ہے ۔

(2) بلوغ ۔ (3) حریت ۔ (آزاد) (4) ذکوریۃ(5) صحت وعدم مرض ۔

علماء حنفیہ نے جمعہ کے درست ہونے کےلیے جویہ شرط لگائی ہے کہ مصرجامع ہے ۔ تویہ کسی مرفوع صحیح حدیث سےثابت نہیں ہے ۔

اسی طرح جمعہ کی فرضیت کےلیے مسلمان سلطان یااس کے نائب کی شرط بھی بے دلیل اوربے اصل ہے ۔ خود محققین حنفیہ نے بھی اس شرط کوبےاصل اورلغو ٹھہرایا ہے جیساکہ مولوی عبدالعلی بحرالعلوم لکھنوی حنفی نے ''ارکان اربعہ ،، میں بسط وتفصیل سے اس کی تردید کی ہے ۔ پس جمعہ کی نماز جیسے شہر اورقصبہ اوربڑے گاؤں میں پڑھنی فرض ہے ، اسی طرح چھوٹے سےچھوٹے گاؤں میں بھی ضروری ہے ،جہاں بالغ آزادوتندرست مردکم ازکم دوبھی موجودہوں ، کیوں کہ قرآن وحدیث صحیح میں اس کے علاوہ شہریابادشاہ کی شرط نہیں لگائی گئی ہے ،جوان دونوں کی شرط لگاتا ہےوہ شریعت میں اپنی طرف سے پیوندلگاتا ہے ۔جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد احتیاطاًظہرچاررکعت پڑھنی بدعت ہے ۔ علماء حنفیہ بھی اس کوبدعت کہتےہیں ۔ تفصیل ''اطفاء الشمعة،، اور ''الجمعة فی القریة،، میں دیکھئے ۔ (محدث ج 2 ش : 2 جمادی الآخر 1366ھ مئی 1947ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 372

محدث فتویٰ